OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

کاشت کاری اور شجر کاری کی اہمیت سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

The Importance of Agriculture and Tree Plantation in the Light of Sirat-un-Nabi (SAW)

Dr. Nisar Akhtar
Assistant Professor Islamic Studies, Iqra University, Karachi.
Email: nisar.akhtar@iqra.edu.pk

Dr. Noor Wali Shah
Assistant Professor Department of Islamic Thought and Culture, NUML Islamabad.
Email: noor.walishah@numl.edu.pk

Haq Nawaz
MS Research Scholar, Department of Quran & Sunnah, University of Karachi.
Email: haqnawaz70021@gmail.com

Received on: 10-01-2025 Accepted on: 12-02-2025

Abstract

This article explores the significance of cultivation and tree plantation in the light of the Seerah of the Prophet Muhammad ﷺ. In a time when environmental degradation poses a serious threat to global ecosystems, Islamic teachings offer profound guidance rooted in divine revelation. Drawing from the Qur'an and authentic Hadiths, the study illustrates how the Prophet ﷺ not only encouraged agriculture and afforestation but also actively practiced and promoted them as acts of virtue and sadaqah jariyah (ongoing charity). The Qur'anic verses emphasize the role of greenery and plantations as manifestations of divine power and as a source of sustenance and ecological balance. The Prophet's sayings commend farmers and those who plant trees, promising eternal reward for any benefit derived from their efforts—even by animals or strangers. The article also highlights the practices of the Prophet's Companions, including their environmental ethics and emphasis on land rehabilitation and sustainable agriculture. Notably, the study underlines how the Islamic worldview sees tree planting as an act of worship that benefits the environment, economy, and future generations. This synthesis of Islamic guidance with contemporary environmental concerns provides a framework for responsible ecological stewardship rooted in spiritual values. The findings of this study affirm that tree plantation is not only a moral and ecological necessity but also a religious obligation in the Islamic tradition-

Keywords: Tree Plantation, Agriculture, Islamic Ecology, Qur'an, Hadith, Environmental Ethics, Sadaqah Jariyah, Sustainability, Climate Change, Companions of the Prophet, Land Rehabilitation, Green Islam, Divine Guidance.

تعارف

سرکارِ دوعالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی انسانی تاریخ کی وہ منفرد اور ممتاز ترین شخصیت ہے، جنہوں نے زندگی کے ہر گوشے، ہر شعبے میں انسانیت کی ہر پہلو سے رہنمائی فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:"لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"[1]"حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے"۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ اور اسوۂ حسنہ تمام انسانیت کے لیے رشد وہدایت کا سرچشمہ اور منبعِ ہدایت ہے۔آپ ﷺ کی تعلیمات میں ہر زمانے اور ہر دور کے مسائل کا حل اور جامع دستورِ حیات نمایاں ہے۔

اس وقت پوری دنیا ماحولیاتی آلودگی سے دوچار ہے اور یہ مسئلہ سنگین نوعیت اختیار کر گیا ہے۔جو کرۂ ارض پر زندگی کے وجود اور تسلسل کے لیے ایک حقیقی خطرہ بن گیا ہے ؛اسی لیے عالمی، علاقائی اور مقامی اعتبار سے ماحولیات کے تحفظ کے حوالے سے کوششیں کی جارہی ہیں۔

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں ماحولیاتی آلودگی سے نجات پانے کا ایک ذریعہ کاشت کاری اور شجر کاری بھی ہے، جو کاربن ڈائی آکسائیڈ کے خاتمے اور آکسیجن کی افزودگی کا بہترین ذریعہ ہے اور چوں کہ درخت اور جنگلات قدرتی ماحول کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں ؛اسی لیے قرآن کریم میں زرعی مظاہر خداوند قدوس کی قدرت کاملہ اور شان ربوبیت کے لیے بہ طور دلیل بیان کیے گئے ہیں اور یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ قرآن وحدیث کی تعلیمات نے پیشہ کاشتکاری و شجر کاری کو دین و دنیا کا سب سے اہم منافع بخش اور باوقار کاروبار بنادیا۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے افزائش نباتات وحیوانات کو اپنی قدرت کا نشان بنا کر پیش کیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:"

وَهُوَ ٱلَّذِيٓ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجْنَا بِهِۦ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ ٱلنَّخْلِ مِن طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّٰتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَٱلزَّيْتُونَ وَٱلرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَٰبِهٍۗ ٱنظُرُوٓاْ إِلَىٰ ثَمَرِهِۦٓ إِذَآ أَثْمَرَ وَيَنْعِهِۦٓۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَأٓيَٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ "[2]'

'اور اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا۔پھر ہم نے اس کے ذریعے ہر قسم کی کونپلیں اگائیں۔ان (کونپلوں) سے ہم نے سبزیاں پیدا کیں جن سے ہم تہہ بر تہہ دانے نکالتے ہیں، اور کھجور کے گابھوں سے پھلوں کے وہ گچھے نکلتے ہیں جو (پھل کے بوجھ سے) جھکے جاتے ہیں، اور ہم نے انگوروں کے باغ اگائے، اور زیتون اور انار۔جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں، اور ایک دوسرے سے مختلف بھی۔جب یہ درخت پھل دیتے ہیں تو ان کے پھلوں اور ان کے پکنے کی کیفیت کو غور سے دیکھو۔لوگو! ان سب چیزوں میں بڑی نشانیاں ہیں (مگر) ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائیں۔"

اس آیت کے آخری حصے" اُنْظُرُوا إِلَى ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ"میں ہمیں ان پھلوں کے پکنے کے حسین منظر کو دیکھ کر لطف اندوز ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

علامہ قرطبیؒ (م ۶۷۱ھ) سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۶۱ کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

''زراعت فرضِ کفایہ ہے اور امام (حکومت) وقت پر لازم ہے کہ وہ لوگوں کو درخت لگانے اور باغبانی وغیرہ پر مجبور کرے''[3]

سورۂ نحل میں ارشادِ ربانی ہے:

''هُوَ ٱلَّذِيٓ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءٗۖ لَّكُم مِّنۡهُ شَرَابٞ وَمِنۡهُ شَجَرٞ فِيهِ تُسِيمُونَ۔ يُنۢبِتُ لَكُم بِهِ ٱلزَّرۡعَ وَٱلزَّيۡتُونَ وَٱلنَّخِيلَ وَٱلۡأَعۡنَٰبَ وَمِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَةٗ لِّقَوۡمٖ يَتَفَكَّرُونَ''[4]

''وہی تمہارے فائدے کے لیے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اسی سے اُگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔ اسی سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اُگاتا ہے۔ بے شک ان لوگوں کے لیے تو اس میں بڑی نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وَءَايَةٞ لَّهُمُ ٱلۡأَرۡضُ ٱلۡمَيۡتَةُ أَحۡيَيۡنَٰهَا وَأَخۡرَجۡنَا مِنۡهَا حَبّٗا فَمِنۡهُ يَأۡكُلُونَ- وَجَعَلۡنَا فِيهَا جَنَّٰتٖ مِّن نَّخِيلٖ وَأَعۡنَٰبٖ وَفَجَّرۡنَا فِيهَا مِنَ ٱلۡعُيُونِ- لِيَأۡكُلُواْ مِن ثَمَرِهِۦ وَمَا عَمِلَتۡهُ أَيۡدِيهِمۡۚ أَفَلَا يَشۡكُرُونَ-سُبۡحَٰنَ ٱلَّذِي خَلَقَ ٱلۡأَزۡوَٰجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنۢبِتُ ٱلۡأَرۡضُ وَمِنۡ أَنفُسِهِمۡ وَمِمَّا لَا يَعۡلَمُونَ- وَءَايَةٞ لَّهُمُ ٱلَّيۡلُ نَسۡلَخُ مِنۡهُ ٱلنَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظۡلِمُونَ-وَٱلشَّمۡسُ تَجۡرِي لِمُسۡتَقَرّٖ لَّهَاۚ ذَٰلِكَ تَقۡدِيرُ ٱلۡعَزِيزِ ٱلۡعَلِيمِ-وَٱلۡقَمَرَ قَدَّرۡنَٰهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَٱلۡعُرۡجُونِ ٱلۡقَدِيمِ-لَا ٱلشَّمۡسُ يَنۢبَغِي لَهَآ أَن تُدۡرِكَ ٱلۡقَمَرَ وَلَا ٱلَّيۡلُ سَابِقُ ٱلنَّهَارِۚ وَكُلّٞ فِي فَلَكٖ يَسۡبَحُونَ'' [5]

''ان لوگوں کے لیے بے جان زمین ایک نشانی ہے۔ ہم نے اس کو زندگی بخشی اور اس سے غلہ نکالا جسے یہ کھاتے ہیں۔ ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیے اور اس کے اندر سے چشمے پھوڑ نکالے تاکہ یہ پھل کھائیں۔ ان کے لیے ایک اور نشانی رات ہے۔ ہم اس کے اوپر سے دن ہٹا دیتے ہیں تو ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے۔ یہ زبردست علیم ہستی کا باندھا ہوا حساب ہے اور چاند اس کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ ان سے گزرتا ہوا وہ پھر کھجور کی سوکھی شاخ کی مانند رہ جاتا ہے۔ نہ سورج کے بس میں ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے۔ سب ایک ایک فلک میں تیر رہے ہیں''۔

قرآن کریم'' میں لفظ ''شجرۃ'' تقریباً انیس مقامات پر واحد کی صورت میں آیا ہے اور تقریباً چھ مقامات پر جمع کی صورت میں آیا ہے اور لفظ ''زرع'' اور اس کی مشتقات تقریباً تیرہ مقامات پر وارد ہوئے ہیں ؛ جس سے شجر کاری کی اہمیت مزید واضح ہوتی ہے۔

آپ ﷺ نے متعدد فرامین کے ذریعے صحابہ کرام کو زراعت اور شجر کاری کرنے کی ترغیب بھی دلائی اور درخت لگانے پر اجر ملنے کی نوید و بشارت بھی سنائی اور عملی طور پر آپ ﷺ نے خود ان کاموں کو انجام دیا ہے، جو تمام ادوار کے انسانوں کے لیے نمونۂ عمل ہے۔ اس سلسلے میں بہت سی روایات منقول ہیں جن میں سے روایات اور احادیث یہاں پیش کی جاتی ہیں تاکہ سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں زراعت اور شجر کاری کی اہمیت مزید واضح ہو سکے۔

کاشتکاری انبیاء کی سنت ہے۔

دنیا میں پہلے انسان حضرت آدم ہیں، ان کے بارے میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں حضرت آدم کے بارے میں بتاتا ہوں کہ وہ کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔''[6]

حضرت ابراہیم بھی زراعت کے پیشے سے منسلک رہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''میں تمہیں حضرت ابراہیم کے بارے میں بتاتا ہوں کہ وہ کاشتکاری کیا کرتے تھے۔''[7]

خود جناب نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں ''جرف'' نامی ایک مقام پر کاشت کاری کی۔[8]

جناب رسول اللہ ﷺ کو ہریالی اور کھیتی پسند تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے:

''أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يحب أن ينظر إلى الخضرة وإلى الماء الجاري''[9]

''آپ ﷺ کو سبز چراگاہیں اور بہتے پانی کو دیکھنا بہت پسند تھا۔''

حضرت ظہیر جو بدری صحابی ہیں[10] اور اہل مدینہ میں سب سے زیادہ زراعت کرنے والے تھے۔[11] ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ بنو حارثہ کے پاس آئے تو وہاں ظہیر کی زمین میں کھیتی دیکھی، تو فرمایا: ''(ماشاءاللہ) ظہیر کی کھیتی کتنی اچھی ہے۔[12]

درخت لگانا صدقہ ہے۔

ا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'' ما من مسلم يغرس غرسا أو يزرع زرعا، فيأكل منه طير، أو إنسان، أو بهيمة، إلا كان له به صدقة ''

''جو بھی مسلمان پودا لگائے گا یا کھیتی باڑی کریگا اور اس سے جو پرند، انسان یا کوئی چوپایہ کھائے گا، تو وہ اس کے لیے صدقہ ہوگا''۔[13]

علامہ عینی (م ۸۵۵ھ) اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:

''وفيه حصول الأجر للغارس والزارع، وإن لم يقصدا ذلك، حتى لو غرس وباعه أو زرع وباعه كان له بذلك صدقة لتوسعته على الناس في أقواتهم''[14]

''اس حدیث میں درخت لگانے والے اور کھیتی کرنے والے کے لیے اجر و ثواب کا ذکر ہے اگرچہ اس کی نیت اس فعل سے ثواب کی نہ ہو، کیوں کہ اس کی وجہ سے وہ خلق خدا کی روزی میں اضافہ کرنے کا سبب بنتا ہے اسی وجہ سے اس کو اس صورت میں بھی ثواب ملے گا، جب کہ درخت لگا کر کے بیچ دیا یا کھیتی کا غلہ فروخت کر دیا۔''

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ما من مسلم يغرس غرسا إلا كان ما أكل منه له صدقة. وما سرق له منه صدقة. وما أكل السبع منه فهو له صدقة.

وما أكلت الطير فهو له صدقة. ولا يرزؤه أحد إلا كان له صدقة"[15]

"کوئی بھی مسلمان (جو) درخت لگاتا ہے، اس میں سے جو بھی کھایا جائے وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے، اور اس میں سے جو چوری کیا جائے وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے اور جنگلی جانور اس میں سے جو کھا جائیں وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے اور جو پرندے کھا جائیں وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے اور کوئی اس میں (کسی طرح کی) کمی نہیں کرتا مگر وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔"

ایک روایت میں یوں ہے: "إلا كان له صدقة إلى يوم القيامة"[16] "مگر وہ اس کے لیے قیامت تک صدقہ ہوتا ہے۔"

امام نووی (م ۶۷۶ھ) اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:

"في هذه الأحاديث فضيلة الغرس وفضيلة الزرع وأن أجر فاعلى ذلك مستمر مادام الغراس والزرع وما تولد منه إلى يوم القيامة"[17]

"ان احادیث میں شجر کاری اور کاشت کاری کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ پودے لگانے والے اور کھیتی کرنے والے کا اجر اس وقت تک باقی رہے گا، جب تک وہ پودے اور بیج رہیں گے اور قیامت تک انہیں ثواب ملتا رہے گا۔"

شیخ محمد بن صالح العثیمین (م ۱۴۲۱ھ) فرماتے ہیں:

" ففي هذا الحديث دلاله واضحة على حث النبي عليه الصلاة والسلام على الزرع وعلى الغرس، لما فيه من المصلحة الدينية والمصالح الدنيوية[18]"

"اس حدیث میں واضح طور پر نبی کریمﷺ کا اپنی امت کو شجر کاری و کاشت کاری کی تعلیم و تلقین فرمانے کا ذکر ہے، کیوں کہ ان کاموں میں بہت سارے دینی اور دنیاوی مصالح پوشیدہ ہیں۔

جنت میں کاشتکاری کی خواہش

ایک دن نبی کریمﷺ بیان فرما رہے تھے، ایک دیہاتی بھی مجلس میں موجود تھا کہ ایک جنتی اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے کی اجازت چاہے گا، اللہ نے اس سے فرمائے گا: کیا تجھے وہ نعمتیں حاصل نہیں جو تو چاہتا ہے، وہ کہے گا: کیوں نہیں، مگر میرا جی کھیتی کرنے کو چاہتا ہے۔ نبی کریمﷺ نے فرمایا: اس نے بیج ڈالا، پس دیکھتے دیکھتے وہ اُگ آیا، اور پورا بڑھ گیا اور کٹ گیا اور پہاڑوں کے مانند پیداوار کا ڈھیر لگ گیا، اب اللہ تعالی فرمائیں گے: اے ابن آدم! اسے رکھ لے، تیرا پیٹ کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ یہ سن کر دیہاتی نے کہا: بخدا! وہ تو کوئی قریشی یا انصاری ہی ہو گا۔ کیونکہ یہی لوگ کھیتی کرنے والے ہیں۔ ہم تو کھیتی ہی نہیں کرتے۔ اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آ گئی۔[19]

دراصل امام بخاری زراعت کی فضیلت پر تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ایسی پسندیدہ چیز ہے کہ جنت میں بھی اس کی خواہش کی جا سکے گی اور اسے عمل میں لایا جا سکے گا۔ یہ الگ بات ہے کہ جنت میں کاشتکاری کے نتائج حاصل کرنے میں دیر نہیں لگے گی، بل کہ دیکھتے ہی دیکھتے فصل تیار ہو کر کاٹنے کے قابل ہو جائے گی پھر خود بخود اناج کا ڈھیر لگ جائے گا۔[20]

شجر کاری میں مشقت پر اجر وثواب

شجر کاری کرتے ہوئے درختوں کی دیکھ بھال اور حفاظت میں جو مشقت اور تکلیف اٹھانے پڑے وہ بھی اجر وثواب سے خالی نہیں ؛مسند احمد میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من نصب شجرة، فصبر على حفظها والقيام عليها حتى تثمر كان له في كل شيء يصاب من ثمرها صدقة عند الله "[21]

"جو شخص کوئی درخت لگائے اور اس کی نگہداشت اور ضروریات کا خیال رکھتا ہے یہاں تک اس پر پھل آجائے تو جس چیز کو بھی اس کا پھل ملے گا، وہ اللہ کے نزدیک اس کے لیے صدقہ بن جائے گا۔"

درخت سے نکلنے والے ہر پھل پر ثواب کا وعدہ

زراعت وفلاحت کو اتنا پسندیدہ عمل گردانا گیا ہے کہ ہر درخت سے نکلنے والے پھل پر نیکی وثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

حضرت ابوایوب انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ما من رجل يغرس غرسا، إلا كتب الله له من الأجر قدر ما يخرج من ثمر ذلك الغراس "[22]

"کوئی بھی شخص اگر کوئی درخت لگائے تو اللہ اس کے لیے اس درخت سے ظاہر ہونے والے پھلوں کے برابر اجر وثواب لکھ لیتا ہے۔"

حافظ ابن شاہین (م ۳۸۵ھ) نے اس روایت کو ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

"أعطاه الله بكل ثمرة عدد ما يخرج من الثمرة حسنات"[23]"

اللہ تعالیٰ ہر پھل کے بدلے اس پھل سے نکلنے والی ہر دانہ پر نیکی عطا فرماتا ہے۔"

شجر کاری صدقہ جاریہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے شجر کاری کو صدقہ جاریہ قرار دیا ہے، حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اشاد فرمایا:

"سبع يجري للعبد أجرهن من بعد موته، وهو في قبره: من علم علما، أو كرى نهرا، أو حفر بئرا، أو غرس نخلا، أو بنى مسجدا، أو ورث مصحفا، أو ترك ولدا يستغفر له بعد موته"[24]

"سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر آدمی کو اس کے مرنے کے بعد بھی قبر میں ملتا رہتا ہے: جو علم دیا، یا نہر جاری کی، یا پانی کا کنواں کھودا، یا کھجور کا درخت لگایا، یا مسجد بنائی، یا قرآن کا نسخہ چھوڑا، یا ایسا بچہ چھوڑا جو اس کے لیے بعد میں دعا کرتا رہے۔"

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من بنى بنيانا من غير ظلم ولا اعتداء، أو غرس غرسا في غير ظلم ولا اعتداء، كان له أجر جار ما انتفع به من خلق الله تبارك وتعالى"[25]

"جو شخص کوئی عمارت بنائے یا کوئی پودا لگائے بغیر کسی پر ظلم یا زیادتی کے، تو اسے صدقہ جاریہ کا ثواب ملتا ہے، جب تک کہ اللہ کی مخلوق اس

سے فائدہ اٹھاتی رہے۔"

کاشتکاری اور شجر کاری برکت کا سبب ہے۔

۱۔ علامہ سیوطی (م ۹۱۱ھ) نے بہ حوالہ دیلمی حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لما خلق الله المعيشة جعل البركات في الحرث والغنم "[26]

"اللہ تعالیٰ نے جب معیشت (روزگار) پیدا فرمایا تو برکتیں کھیتی اور بکریوں میں رکھی۔"

۲۔ امام بیہقی (م ۴۵۸ھ) نے "السنن الکبریٰ" میں نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے قریش کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

"يا معشر قريش، إنكم تحبون الماشية فأقلوا منها؛ فإنكم بأقل الأرض مطرا، واحترثوا؛ فإن الحرث مبارك، وأكثروا فيه من الجماجم""[27][28]

اے قریش! تم مویشی پسند کرتے ہو، ان میں کمی کرو، اس لیے کہ تمہارے پاس بارش والی زمین کم ہے اور کھیتی باڑی کرو۔ کھیتی باڑی میں برکت ہوتی ہے اور اس میں کدال یا بجھگاہ[29] (Scarecrow) زیادہ کرو۔"

۳۔ حضرت حسن بن علی سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"النخل والشجر بركة على أهله، وعلى عقبهم بعدهم، إذا كانوا لله شاكرين"[30]

"کھجور اور درخت اپنے اہل کے لیے اور ان کی نسلوں کے لیے برکت ہیں، بہ شرطے کہ وہ اللہ کے شکر گزار ہوں۔"

کعب احبار کا قول ہے: اللہ تبارک و تعالیٰ نے ننانوے برکتیں نازل فرمائی ہیں، جن میں سے اٹھانوے برکتیں زراعت میں اور ایک تجارت میں رکھی ہے[31]

امام ماوردی (م ۴۵۰) فرماتے ہیں: آمدنی کے بنیادی ذرائع تین ہیں:

(1) تجارت، (2) زراعت، (3) صنعت و حرفت،

ان میں افضل کونسا ذریعہ ہے، بعض حضرات کے نزدیک صنعت و حرفت، بعض کے نزدیک تجارت اور بعض کے نزدیک زراعت ہے، یہی قول اصح ہے کیوں کہ زراعت توکل کے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔[32] امام نووی کے نزدیک بھی زراعت افضل ہے۔[33]

علامہ حبیشی (م ۷۸۲ھ) لکھتے ہیں: زراعت اس لیے افضل ہے کہ اس کا نفع کسان کے علاوہ پرندوں، جانوروں اور بہت سے حیوانات کو پہنچتا ہے اور جس چیز کا نفع متعدی ہو، وہ اس چیز سے افضل ہوتا ہے جس کا نفع لازم اور محدود ہو۔[34]

کاشت کاری اور شجر کاری فقر کی دوری کا ذریعہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن الزبیر فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا عباس کو حکم دیا:

" يأمر بنيه أن يحرثوا القضب فإنه ينفي الفقر "[35]

"اپنے بیٹوں کو حکم دیں کہ وہ سبزہ (قضب) کی کاشت کریں، کیوں کہ یہ فقر کو دور کرتا ہے۔"

یہاں "قضب" سے مراد سبزہ یا گھاس ہے جو کہ کاشت کے ذریعے برکت اور فراخی کا سبب بنتی ہے۔

آپ ﷺ نے زمین سے رزق تلاش کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: " اطلبوا الرزق في خبايا الأرض " [36]"زمین کے ذخیروں میں رزق تلاش کریں۔"

علامہ مناوی (م ۱۰۳۱ھ) اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: "

التمسوه في الحرث لنحو زرع وغرس فإن الأرض تخرج ما فيها من النبات الذي به قوام الحيوان "[37]" یہ زراعت اور کاشت کاری کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے۔

زمین کو بنجر اور افتادہ چھوڑے رکھنا ناپسندیدہ ہے۔

۱۔ حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من أحيا أرضا ميتة، فله منها - يعني أجرا -، وما أكلت العوافي منها، فهو له صدقة "[38]

"جو شخص کسی ویران بنجر زمین کو آباد کرے اسے اس کا اجر ملے گا اور جتنے جانور اس میں سے کھائیں گے اسے ان سب پر صدقہ کا ثواب ملے گا۔"

۲۔ آپ ﷺ نے کاشت کاری اور بنجر و بے استعمال زمین کو کاشت کے لیے استعمال کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"من كانت له أرض فليزرعها، فإن لم يستطع أن يزرعها وعجز عنها، فليمنحها أخاه المسلم ولا يؤاجرها إياه "[39]

"جس کے پاس زمین ہو، اسے چاہیے کہ وہ خود اس زمین کو کاشت کرے، اگر وہ اسے کاشت کرنے کی استطاعت نہ رکھے اور اس سے عاجز ہو جائے، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی زمین اپنے مسلمان بھائی کو دے دے (تاکہ وہ کاشت کرے)، اور اسے کرایہ پر نہ دے۔"

۳۔ قوام السنۃ، شیخ الاسلام اسماعیل اصفہانی (م ۵۳۵ھ) نے روایت نقل کی ہے:

"من أحيا أرضاً ميتة ثقة بالله واحتساباً كان حقاً على الله أن يعينه وأن يبارك له "[40]

"جو شخص ایک مردہ زمین کو زندہ کرے، اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اور اجر کی نیت سے، تو یہ اللہ پر حق ہے کہ وہ اس کی مدد کرے اور اسے برکت دے۔"

باغ اور کھیتی کی حفاظت کے لیے کتے جیسے نجس جانور کو پالنے کی اجازت

کتا ایک نجس جانور ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتوں کا نزول نہیں ہوتا ہے لیکن یہی کتا اگر کھیت کی حفاظت کے لیے رکھا جائے تو اس کا پالنا جائز ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من أمسك كلبا، فإنه ينقص كل يوم من عمله قيراط، إلا كلب حرث أو ماشية"[41]

"جو کوئی کتا پالے تو روزانہ اس کے عمل سے ایک قیراط کم ہو جائے گا، مگر وہ کتا جو کھیتی اور مویشی جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو، تو اس کے پالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔"

اس روایت سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام میں شجر کاری کی کس قدر اہمیت ہے کہ کتے جیسا نجس جانور جس کے پالنے پر عمل میں کمی ہوتی ہے، جس گھر میں وہ ہوتا ہے وہاں فرشتوں کا نزول نہیں ہوتا، لیکن باغ اور کھیتی کی حفاظت کے لیے اس کو پالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

کاشتکاری اور شجر کاری میں سستی اور کاہلی کی ممانعت

رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ میں زراعت کی اہمیت اس حد تک تھی کہ دجال کا خروج ہو رہا ہو یا قیامت قائم ہو رہی ہو اور کسی کو شجر کاری کا موقع ملے تو وہ موقعے کو ہاتھ سے نہ جانے دے:

"إن قامت على أحدكم القيامة، وفي يده فسيلة، فليغرسها""[42]

اگر قیامت آجائے اور تم سے کسی کے ہاتھوں میں کھجور کا پودا ہو، اور وہ شخص قیامت قائم ہونے سے قبل وہ پودا لگا سکتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ پودا لگا دے"۔

دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن سلام سے فرمایا:

" إن سمعت بالدجال قد خرج وأنت على ودية تغرسها فلا تعجل أن تصلحها فإن للناس بعد ذلك عيشا "[43]

"اگر تمہیں دجال کے نکلنے کا پتہ چل جائے اور تم کھجور کا چھوٹا سا پودا لگا رہے ہو، تو اسے صحیح کر کے لگانے کی کوشش کرو (جلد بازی سے کام نہ لو) کیوں کہ لوگوں کے لیے اس کے بعد بھی زندگی ہے۔" (جس میں وہ اس سے وہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔)

اس سے روایت واضح ہوتا ہے کہ مؤمن زندگی کی کوئی امید نہ بھی دیکھے، تب بھی اسے قدرتی ماحول اور فطرت (نیچر) کی حفاظت کرنی چاہیے، کیوں کہ اپنی ذات میں قدرتی ماحول اور نیچر ایک حسن ہے، گرچہ کسی انسان کو اس سے فائدہ نہ بھی ملتا ہو۔

درختوں کی حفاظت اور میوہ دار درختوں کو پتھر مارنے کی ممانعت

حضرت ابو رافع کے چچا چھوٹے بچے تھے، کھجور توڑنے کے لیے کھجور کے درختوں پر پتھر مار رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے دیکھ کر فرمایا: "پتھر نہ مارا کرو، جو نیچے گرا ہو اسے کھا لیا کرو۔"[44]

بلا ضرورت درختوں کو کاٹنے کی ممانعت

آپ ﷺ نے درختوں کو بغیر کسی ضرورت کے کاٹنے سے منع کیا ہے، کیوں کہ درخت ماحولیاتی توازن برقرار رکھنے میں مددگار ہیں۔

حضرت حسن بصری سے مرسلاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"لا تقطعوا الشجر، فإنه عصمة للمواشي في الجدب"

"درختوں کو نہ کاٹیں، کیوں کہ یہ قحط کے دوران جانوروں کے بچاؤ کا ذریعہ ہوتے ہیں۔"

بلاضرورت درخت کاٹنے پر وعید

آپ ﷺ نے بلا کسی ضرورت کے درخت کاٹنے پر سخت وعید فرمائی۔ عرب میں چوں کہ بالعموم ببول یا بیری کے درخت ہوا کرتے تھے، نبی کریم ﷺ نے بیری کے درخت کے بارے میں فرمایا:

"ان الذین یقطعون السدر، یصبون فی النار علی وجوهہم صبا"[45]

"جو بیری کے درخت کو کاٹتے ہیں، آگ میں چہرے کے بل ڈالے جائیں گے۔"

ایک اور روایت میں یوں ہے:

"من قطع السدر إلا من الزرع بنى الله له بيتا في النار"[46]

"جو شخص سدر کے درخت کو بغیر کسی ضرورت کے کاٹے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم میں ایک گھر بنائیں گے۔"

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے مرضِ وفات میں حضرت علی کو فرمایا: باہر نکل کر رسول اللہ ﷺ نہیں بل کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان کر دو!

"لعن الله من قطع السدر"[47]

"اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو بیری کا درخت (بغیر کسی ضرورت) کے کاٹے۔"

حالتِ جنگ میں درختوں کو نہ کاٹنے کی وصیت

روایات میں ہے کہ آپ ﷺ دورانِ جنگ بھی درختوں اور فصلوں کو تلف یا جلا کر ماحول کے آلودہ کرنے سے فرمایا کرتے تھے۔

حضرت علی فرماتے ہیں: آپ ﷺ جب اسلامی لشکر کو مشرکین کی طرف روانہ فرماتے تو یوں ہدایات دیتے:

"ولا تقتلوا وليدا طفلا، ولا امرأة، ولا شيخا كبيرا، ولا تغورن عينا، ولا تعقرن شجرة إلا شجرا يمنعكم قتالا أو يحجز بينكم وبين المشركين، ولا تمثلوا بآدمي ولا بهيمة، ولا تغدروا، ولا تغلوا"[48]

"کسی بچے کو قتل نہ کرنا، کسی عورت کو قتل نہ کرنا، کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا، چشموں کو خشک و ویران نہ کرنا، جنگ میں حائل درختوں کے سوا کسی دوسرے درخت کو نہ کاٹنا، کسی انسان کا مثلہ نہ کرنا، کسی جانور کا مثلہ نہ کرنا، بد عہدی نہ کرنا اور چوری و خیانت نہ کرنا"۔

حضرت ابو بکر صدیق نے شام کی طرف لشکر روانہ کرتے ہوئے امیرِ لشکر یزید بن ابی سفیان کو دس خصوصی ہدایات دی ہیں، جو آداب القتال کا نچوڑ ہیں۔

"وإني موصيك بعشر: لا تقتلن امرأة، ولا صبيا، ولا كبيرا هرما.ولا تقطعن شجرا مثمرا. ولا تخربن عامرا. ولا تعقرن شاة، ولا بعيرا، إلا لمأكلة. ولا تحرقن نخلا، ولا تغرقنه. ولا تغلل. ولا تجبن"[49]

''میں تمہیں دس چیزوں کی وصیت کرتا ہوں: کسی بچے، عورت، بوڑھے اور بیمار کو ہر گز قتل نہ کرنا، اور نہ ہی کوئی پھل دار درخت کاٹنا، اور نہ ہی کسی آباد گھر کو ویران کرنا، اور نہ ہی کسی بھیڑ اور اونٹ کی کونچیں کاٹنا مگر کھانے کے لیے (جتنی ضرورت ہو شرعی طریقے کے مطابق ذبح کر لینا)، اور کھجوروں کے پودوں کو مت کاٹنا نہ انہیں جلانا، اور مالِ غنیمت کو تقسیم کرنے میں دھوکہ نہ کرنا اور نہ ہی بزدل ہونا''۔

پھل دار درخت کے نیچے گندگی کرنے کی ممانعت

۱۔ آپ ﷺ نے درختوں کی حفاظت کا اس درجہ خیال رکھا کہ درختوں کے اطراف کے ماحول کو آلودہ کرنے سے منع فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے:

"نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتخلى الرجل تحت شجرة مثمرة"[50]

''جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا کہ آدمی پھل دار درخت کے نیچے رفع حاجت کرے۔''

۲۔ درختوں کے اطراف کے ماحول کو آلودہ کرنے کو آپ ﷺ نے لعنت کا موجب قرار دیا:

"اتقوا الملاعن الثلاث: البراز في الموارد، والظل، وقارعة الطريق"[51]

''تین ایسی چیزوں سے بچو، جو لعنت کا سبب ہیں: مسافروں کے وارد ہونے کی جگہوں پر، سایہ دار درختوں کے نیچے، اور عام راستوں پر بول و براز کرنے سے۔''

کسان کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے جہاں کاشتکاری اور شجر کاری کی فضیلت بیان کی ہے وہیں باغبان اور کسان کی فضیلت بھی بیان کی ہے۔ علامہ سرخسی (م ۴۸۳ھ) نے روایت نقل کی ہے:

"الزارع يتاجر ربه عز وجل"[52] ''کسان اپنے رب کے ساتھ تجارت کرتا ہے۔''

کسان (جو ماحول کے تحفظ و ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں) حالتِ جنگ میں ان کو قتل کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" اتقوا الله في الفلاحين فلا تقتلوهم"[53] ''کسانوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، سو انہیں قتل نہ کرو''۔

شجر کاری کے حوالے سے صحابہ کرام کا طرزِ عمل

- حضرت ابو درداء کے پاس سے ایک آدمی گزرا، اس وقت آپ اخروٹ کا پودا لگا رہے تھے، اس آدمی نے دیکھ کر کہا: آپ کل، پرسوں انتقال کر جائیں گے اور یہ درخت تو اتنے اتنے سالوں میں بھی میوہ نہیں دیتا، یہ سن کر حضرت ابو درداء نے فرمایا:

" وما علي أن يكون لي أجرها، ويأكل مهنأها غيري "[54]

"مجھے اس کی پرواہ نہیں، جب اس کا ثواب مجھے ملے اور اس کا میوہ کوئی اور کھائے"۔

- حضرت ابودرداء دمشق میں پودا لگا رہے تھے، ان کے پاس سے ایک آدمی گزرا، اس نے حضرت ابودرداء کو دیکھ کر کہا: کیا آپ بھی یہ (دنیاوی) کام کر رہے ہیں حال آں کہ آپ تو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔ حضرت ابودرداء نے فرمایا: مجھے (ملامت کرنے میں) جلدی نہ کرو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص پودا لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی انسان یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی مخلوق کھاتی ہے تو وہ اس (پودا لگانے والے) کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے۔"[55]
- حضرت عمرو بن العاص کے "وھط" نامی باغ میں ایک لکڑیاں نصب تھیں، جن پر انگور کی بیلیں چڑھائی جاتی تھیں۔[56]
- حضرت عمر بنجر زمین کی آبادی اور اس میں کھیتی اگانے پر حوصلہ افزائی فرمایا کرتے تھے۔ علامہ بلاذری (م۲۷۹ھ) نے "فتوح البلدان" میں لکھا ہے: "جب ابو عبداللہ نے بصرہ میں ابن غزوان کی عمل داری میں کھیتی باڑی شروع کی اور گھوڑوں کی افزائش کی تو حضرت عمر نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو لکھا کہ بصرہ میں سب سے پہلے ابو عبداللہ نے گھوڑوں کی افزائشِ نسل کے حوالے سے اچھا قدم اٹھایا ہے تو تم ان کی کھیتی باڑی اور گھوڑوں کی افزائشِ نسل میں مدد کرو"۔[57]
- عمارہ بن خزیمہ بیان فرماتے ہیں: حضرت عمر بن الخطاب نے میرے والد سے دریافت کیا:

" ما يمنعك أن تغرس أرضك "

"آپ نے زمین آباد کیوں نہیں کی؟

انہوں نے اپنے بڑھاپے کا عذر پیش کیا کہ اب چل چلاؤ کا وقت ہے، حضرت عمر نے تاکید کے ساتھ فرمایا کہ ہر حال میں زمین آباد کرنی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود حضرت عمر کو اس زمین میں اپنے ہاتھ سے پودے لگاتے ہوئے دیکھا۔[58]

- حضرت بلال نے آپ ﷺ کی طرف سے ملی ہوئی "عقیق" نامی زمین کو جب آباد نہیں کیا تو حضرت عمر نے ان کو تنبیہ فرمائی"۔[59]
- حضرت عبداللہ بن عمر کے بھتیجے طائف میں واقع اپنے باغ سے نکل رہے تھے تو ابن عمر نے ان سے پوچھا: کیا تیرے مزدور کام کر رہے ہیں؟ بھتیجے نے جواب دیا: مجھے علم نہیں۔ انہوں نے کہا: اگر تم ثقفی ہوتے تو تم جانتے ہوتے کہ تمہارے مزدور کیا کام کر رہے ہیں، یا تم اپنے مزدوروں کے ساتھ کام کرتے۔ اور پھر وہاں موجود سب لوگوں سے فرمایا:

"إن الرجل إذا عمل مع عماله في داره - وقال أبو عاصم مرة: في ماله- كان عاملا من عمال الله عز وجل "[60]

"آدمی جب اپنے گھر یا مال میں اپنے مزدوروں کے ساتھ کام کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے عمال میں سے ایک مزدور شمار ہوتا ہے۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام اپنے کھیتوں اور باغات میں خود کام کیا کرتے تھے اور اس کو باعثِ اجر و ثواب سمجھتے تھے۔

- حضرت ابوہریرہ بھی اپنے ہاتھوں سے درخت لگاتے اور اس کو ثواب کا ذریعہ سمجھتے تھے[61] علامہ حبیشی نے لکھا ہے کہ حضرت ابوہریرہ اس امت کے زاہدوں میں سے ہونے کے باوجود زراعت کیا کرتے تھے اور صبح سویرے اپنی فصل بوتے تھے جب سماک ستارہ طلوع ہوتا تھا۔[62]
- صحابیات رضی اللہ عنھن بھی کھیتوں میں کام کرتی تھیں۔ حضرت زبیر کو جو زمین رسول اللہ ﷺ نے عنایت فرمائی تھی، حضرت اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں کہ اس میں سوکھی کھجوریں اپنے سر پر لایا کرتی تھی۔[63]
- حافظ ابن سعد (م ۲۳۰ھ) نے لکھا ہے کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ مدینہ میں نہر میں گندم کاشت کرنے والے پہلے شخص تھے، وہ اپنی کھیت سے مدینے کے لوگوں کے لیے ایک سال کا اناج فراہم کرتے تھے، جس میں وہ بیس آب کش اونٹوں کی مدد سے زراعت کرتے تھے۔[64]
- حضرت عثمان ایک موقع پر درخت لگا رہے تھے اور ایک شخص کا آپ پر گزر ہوا۔ اس نے آپ سے حیرت سے پوچھا: یا امیر المومنین! کیا آپ اس وقت میں شجر کاری کر رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ کیا یہ حالت کہ آپ آئے اور میں بھلائی کا کام کر رہا تھا۔ اس سے بہتر نہیں کہ آپ اس حالت میں آتے کہ میں کوئی برا کام کر رہا ہوتا۔[65]
- ایک شخص حضرت علی کے پاس آیا اور کہا: میں ایک ایسی زمین پر گیا ہوں جو ویران ہو گئی ہے اور اس کے رہنے والے اس کی دیکھ بھال نہیں کر سکتے، میں نے اس کی نہر کھود دی اور اس میں کھیتی کی۔ حضرت علی نے فرمایا:

"كل هنيئا وأنت مصلح غير مفسد، معمر غير مخرب " "[66]

خوش ہو کر کھاؤ، تم اصلاح کرنے والے ہو، مفسد نہیں، تم آباد کرنے والے ہو، ویران کرنے والے نہیں۔"

- حضرت امیر معاویہ اپنی عمر کے آخری حصے میں زمین کو (کاشت کاری و شجر کاری کے ذریعے) آباد کرنے کا کام انجام دینے لگے۔ جب ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ میں نے ایسا اس لیے کیا ہے، تاکہ اس شعر پر عمل ہو سکے۔

ليس الفتى بفتي لا يستضاء به ------------------------------------ ولا تكون له في الأرض آثار[67]

جو اس مرد وہی ہے، جس سے نفع اور روشنی حاصل کی جائے اور روئے زمین پر اس کے نقوش و آثار باقی رہیں۔

- امام بخاری (م ۲۵۶ھ) نے باقاعدہ عنوان قائم کیا ہے :"باب ما كان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يواسي(يواصي) بعضهم بعضا في الزراعة والثمرة" [68] جس سے واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کرام ایک دوسرے کو کاشت کاری اور شجر کاری کی تلقین کیا کرتے تھے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تاریخ میں عہدِ رسالت، عہدِ صحابہ و تابعین اور سلطنت بنی امیہ و بنو عباس، اور مسلمانوں نے اپنے دورِ اقتدار میں باغبانی اور شجر کاری میں گہری دل چسپی دکھائی ہے، اسے علوم و فنون کی شکل دی اور دنیا میں فروغ دیا۔

خلاصہ کلام

شجر کاری نہ صرف ایک نیک عمل زاور صدقہ جاریہ ہے، بل کہ موجودہ دور کے ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے میں معاون اور مددگار ہے اور انسانیت کی فلاح وبہبود اور کائناتِ ارضی کے حسن وجمال کو باقی رکھنے کے لیے بھی ضروری ہے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم شجر کاری کو خوب فروغ دیں تاکہ ہم ایک صحت منداور خوشحال مستقبل کی بنیادر کھ سکیں۔

حوالہ جات

[1] الاحزاب 33:21
[2] سورۃ الانعام 6:99۔
[3] القرطبی، ابوعبداللہ، محمد بن احمد، التفسیر (قاہرہ، دارالکتب المصریۃ 1964ء) 306/3۔
[4] سورۃ النحل 16:10-11۔
[5] یٰسین 36:33-40
[6] الحاکم، ابوعبداللہ، محمد بن عبداللہ، المستدرک (بیروت، دارالکتب العلمیۃ 1990ء) رقم الحدیث: 4165۔
[7] أیضاً
[8] السرخسی، محمد بن احمد، المبسوط (بیروت، دارالمعرفۃ، س ن) 2/23۔
[9] الاصفہانی، ابونعیم احمد بن عبداللہ، الامام، الطب النبوي (بیروت، دارابن حزم 2006ء) رقم الحدیث: 135
[10] العسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی، الأصابة في تمييز الصحابة (بیروت، دارالکتب العلمیۃ 1415ھ) 354/3، الرقم: 4347۔
[11] الحبیشی، ابوعبداللہ، محمد بن عبدالرحمن، البركة في فضل السعي والحركة (مصر، مکتبۃ الخانجی 1354ھ) ص: 19۔
[12] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن (دمشق، دارالرسالۃ العالمیۃ 2009ء) رقم الحدیث: 3399۔
[13] البخاری، محمد بن اسماعیل، الامام، الصحیح الجامع (بیروت، دار طوق النجاۃ 1422ھ) رقم الحدیث: 2320۔
[14] العینی، بدرالدین، محمود بن احمد، عمدة القاری (بیروت، دارالکتب العلمیۃ 2001ء) 220/12۔
[15] مسلم بن الحجاج، الصحیح الجامع (بیروت، داراحیاء التراث العربی 1955ء) رقم الحدیث: 1552/7۔
[16] أیضاً: رقم الحدیث: 1552/10۔
[17] النووی، ابوزکریا، محی الدین، یحیٰ بن شرف، المنہاج (بیروت، داراحیاء التراث العربی 1392ھ) 213/10۔
[18] ابن العثیمین، محمد بن صالح، شرح رياض الصالحين (ریاض، دارالوطن 1426ھ) رقم الحدیث: 1552۔
[19] البخاری، الصحیح الجامع، رقم الحدیث: 2348۔
[20] الشیخ، عبدالستار الحماد، ھدیۃ القاری شرح اردو صحیح البخاری (الریاض، دارالسلام 1437ھ) 320/4۔
[21] احمد بن حنبل، الامام، مسند الامام احمد بن حنبل (بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ 2001ء) رقم الحدیث: 16586، 23175۔

[22] احمد، المسند، رقم الحدیث: 23520۔

[23] ابن شاہین، ابو حفص، عمر بن احمد، الترغیب فی فضائل الأعمال (بیروت، دار الکتب العلمیۃ 2004ء) رقم الحدیث: 456۔

[24] البزار، ابو بکر، احمد بن عمرو، المسند (المدینۃ المنورہ، مکتبۃ العلوم والحکم 2009ء) رقم الحدیث: 7289۔

[25] احمد، المسند، رقم الحدیث: 15616۔

[26] السیوطی، جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر، جامع الأحادیث (بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ 2001ء) رقم الحدیث: 16586، 23175۔

[27] البیہقی، ابو بکر، احمد بن الحسین، السنن الکبریٰ (بیروت، دار الکتب العلمیۃ 2003ء) رقم الحدیث: 11753۔

[28] اس روایت میں لفظ ''الجماجم'' ذکر ہوا ہے، اس کے معانی میں اختلاف ہے بعض حضرات نے اس کا معنی ''ہل کی لکڑی'' کیا ہے اور بعض نے اس کا معنی ''وہ ہڈیاں ہیں جو فصلوں پر لٹکائی جاتی ہیں تاکہ پرندے دور رہیں۔'' اس دوسرے معنی کی تائید بیہقی کی ایک منقطع روایت سے ہوتی ہے جس میں ہے'' أنه صلى الله عليه وسلم أمر بالجماجم أن يجعل في الزرع من أجل العين'' ''نبی کریم ﷺ نے ہڈیاں کھیتوں میں رکھنے کا حکم دیا تھا تاکہ فصلوں کی حفاظت ہو سکے۔'' (الصنعانی، محمد بن اسماعیل، التنویر شرح الجامع الصغیر (الریاض، مکتبۃ السلام 2011ء) 420/1۔)

[29] جانوروں کو ڈرانے کا پتلا جو کھیت میں رکھا جاتا ہے۔) اردو لغت از ترقی اردو بورڈ کراچی، 2823/(

[30] الطبرانی، سلیمان بن احمد، الامام، المعجم الکبیر (قاہرہ، مکتبۃ ابن تیمیہ 1404ھ) رقم الحدیث: 2735۔

[31] الحبیشی، البركة في فضل السعي والحركة، ص: 19۔

[32] أيضاً: ص: 8۔

[33] النووی، المنہاج، 213/10۔

[34] الحبیشی، البركة في فضل السعي والحركة، ص: 9۔

[35] الطبرانی، المعجم الکبیر، رقم الحدیث: 281۔

[36] ابو یعلی، الموصلی، احمد بن علی، الامام، المسند (قاہرہ، دار الحدیث 2013ء) رقم الحدیث: 4384۔

[37] المناوی، عبد الرؤف بن تاج العارفین، فیض القدیر (مصر، المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ 1356ھ) 541/1، رقم الحدیث: 1109۔

[38] احمد، المسند، رقم الحدیث: 14271۔

[39] مسلم، الصحیح الجامع، رقم الحدیث: 1536۔

[40] الاصفہانی، قوام السنّۃ، اسماعیل بن محمد، الترغیب والترہیب (القاہرہ، دار الحدیث 1993ء) رقم الحدیث: 2461۔

[41] البخاری، الصحیح الجامع، رقم الحدیث: 2322۔

[42] احمد، المسند، رقم الحدیث: 12902۔

[43] البخاری، الادب المفرد (قاہرہ، المطبعۃ السلفیۃ 1379ھ) رقم الحدیث: 480۔

[44] ابوداؤد، السنن، رقم الحدیث: 2622۔

[45] الطبرانی، المعجم الأوسط (قاہرہ، دار الحرمین 1995ء) رقم الحدیث: 5615۔

[46][]الطبرانی، المعجم الکبیر،رقم الحدیث:86۔

[47][]معمر بن راشد،الجامع(الہند،المجلس العلمی1983ء)رقم الحدیث:19757۔

[48] []البیہقی،السنن،رقم الحدیث:18155۔

[49][]مالک بن انس،الامام،الموطا ،(ابوظبی،مؤسسۃ زاید بن سلطان2004ء)رقم الحدیث:1627۔

[50][]الطبرانی،المعجم الأوسط،رقم الحدیث:2392۔

[51][]ابن ماجہ،القزوینی، محمد بن یزید،السنن(دمشق،دارالرسالۃ العالمیۃ2009ء)رقم الحدیث:328۔

[52][]السرخسی،المبسوط،2/23۔

[53] []البیہقی،ابوبکر،احمد بن الحسین،السنن الکبریٰ(بیروت،دارالکتب العلمیۃ2003ء)رقم الحدیث:18159۔

[54][]البغوی،ابو محمد الحسین بن مسعود،شرح السنۃ(دمشق،المکتب الاسلامی1983ء)151/6۔

[55][]احمد،المسند،رقم الحدیث:27506۔

[56][]ابن عساکر،ابوالقاسم، علی بن الحسن،تاریخ دمشق(بیروت،دارالفکر1995ء)182/46۔

[57][]البلاذری،احمد بن یحیٰ، فتوح البلدان(بیروت،مکتبۃ الھلال1988ء)ص342۔

[58][]السیوطی،جامع الأحادیث،الحدیث:30208۔

[59][]ابن زنجویہ،ابواحمد،حمید بن مخلد،الاموال(سعودیہ،مرکز الملک فیصل للبحوث والدراسات الاسلامیہ1986ء)الرقم:1069۔

[60][]البخاری،الادب المفرد،رقم الحدیث:448۔

[61][]ابن ماجہ،رقم الحدیث:3807۔

[62][]الحبیشی،البرکۃ في فضل السعي والحرکۃ،ص:13۔

[63] []البخاری،الصحیح الجامع،رقم الحدیث:3151۔

[64] []ابن سعد، محمد،الطبقات الکبریٰ(قاہرہ،مکتبۃ الخانجی2001ء)203/3،الرقم:69۔

[65] []الثعالبی،ابوالمنصور،عبدالملک بن محمد،اللطائف والظرائف(بیروت،دارالمناہل،س ن)ص:75۔

[66][]یحیٰ بن آدم،الخراج،ص:59،الرقم:196۔

[67] []الزمخشری، محمود بن عمر،الکشاف(بیروت،دارالکتاب العربی1987ء)407/2۔

[68] []البخاری،الصحیح الجامع،3/107۔

References

1. Al-Ahzab 33: 21
2. Surah Al-An'am 6: 99.
3. Al-Qurtubi, Abu Abdullah, Muhammad bin Ahmad, Tafsir (Cairo, Dar Al-Kutb Al-Masry 1964) 3/306.
4. Surah An-Nahl 16: 10-11.
5. Yasin 36: 33-40

6. Al-Hakim, Abu Abdullah, Muhammad bin Abdullah, Al-Mustadrak (Beirut, Dar Al-Kutb Al-Ilmiyah 1990) Hadith No.: 4165.
7. Ibid.
8. Al-Sarakhsi, Muhammad bin Ahmad, Al-Mabsut (Beirut, Dar Al-Marfa, S.N.) 23/2.
9. Al-Isfahani, Abu Na'im Ahmad bin Abdullah, Imam, Al-Tabb al-Nabawi (Beirut, Darab Ibn Hazm 2006) Number of Hadith: 135
10. Al-Asqalani, Ibn Hajar, Ahmad bin Ali, Al-Asabah fi Khassir al-Sahaba (Beirut, Dar al-Kitab al-Alamiya 1415 AH) 3/354, number: 4347.
11. Al-Habaishi, Abu Abdullah, Muhammad bin Abd al-Rahman, Al-Baraka fi Fazl al-Sa'i wal-Haraka (Egypt, Al-Khanji School, 1354 AH), p. 19.
12. Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath, Sunan (Damascus, Dar al-Rasalat al-Alamiya 2009) Number of Hadith: 3399.
13. Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Imam, Al-Sahih Al-Jami (Beirut, Dartuk al-Najat 1422 AH) Number of Hadith: 2320.
14. Al-Aini, Badr al-Din, Mahmoud bin Ahmad, Imadat al-Qari (Beirut, Dar al-Kutb al-Ilmiyah 2001) 12/220.
15. Muslim bin al-Hajjaj, Al-Sahih al-Jami' (Beirut, Dar al-Turath al-Arabi 1955) Hadith number: 7 /1552.
16. Also: Hadith number: 10/1552.
17. Al-Nawawi, Abu Zakaria, Muhyiddin, Yahya bin Sharaf, Al-Minhaj (Beirut, Dar al-Turath al-Arabi 1392 AH) 10/213.
18. Ibn al-Uthaymeen, Muhammad bin Salih, Sharh Riyad al-Salihin (Riyadh, Dar al-Watan 1426 AH) Hadith number: 1552.
19. Al-Bukhari, Al-Sahih al-Jami', Hadith number: 2348.
20. Sheikh, Abdul Setad Al-Hammad, Hadiyat Al-Qari, Urdu commentary on Sahih Al-Bukhari (Riyadh, Dar al-Salam 1437 AH) 4/320.
21. Ahmad bin Hanbal, Imam, Musnad of Imam Ahmad bin Hanbal (Beirut, Al-Risalah Foundation 2001) Hadith No.: 16586, 23175.
22. Ahmad, Al-Musnad, Hadith No.: 23520.
23. Ibn Shaheen, Abu Hafs, Umar bin Ahmad, Al-Targheeb Fi Fadhail Al-A'lam (Beirut, Dar al-Kuttab al-Ilmiyah 2004) Hadith No.: 456.
24. Al-Bazzar, Abu Bakr, Ahmad bin Amr, Musnad (Madinah al-Munawwarah, Maktaba't al-Uloom wal-Hikam 2009) Hadith No.: 7289.
25. Ahmad, Al-Musnad, Hadith No.: 15616.
26. Al-Suyuti, Jalal al-Din Abd al-Rahman ibn Abi Bakr, Jami' al-Ahadith (Beirut, Al-Risalah Foundation 2001) Hadith No.: 16586, 23175.
27. Al-Bayhaqi, Abu Bakr, Ahmad ibn al-Hussein, Sunan al-Kubra (Beirut, Dar al-Kutb al-Ilmiyah 2003) Hadith No.: 11753.
28. In this narration, the word "al-Jama'im" is mentioned. There is a difference of opinion about its meaning. Some have interpreted it as meaning "ploughshares" and others as meaning "bones that are hung on crops to keep birds away." This second meaning is supported by a fragmentary narration from Bayhaqi, which states: "The Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) ordered that bones be placed in the fields so that crops can be protected." (Al-Sana'ani, Muhammad ibn Isma'il, Al-Tanwir Sharh Al-Jami' Al-Sagheer (Riyadh, Maktaba'tul-Salam 2011) 1/420.)
29. A scarecrow that is placed in the field to scare away animals. (Urdu Dictionary by the Development of Urdu Board Karachi, /2823)
30. Al-Tabarani, Sulayman bin Ahmad, Imam, Al-Mu'jam Al-Kabir (Cairo, Ibn Taymiyyah Library 1404 AH) Hadith No.: 2735.

31. Al-Hubaishi, Al-Baraka Fi Fadl Al-Sa'i Wal-Haraka, p. 19.
32. Ibid: p. 8.
33. Al-Nawawi, Al-Minhaj, 10/213.
34. Al-Hubaishi, Al-Baraka Fi Fadl Al-Sa'i Wal-Haraka, p. 9.
35. Al-Tabarani, Al-Mu'jam Al-Kabir, Hadith No.: 281.
36. Abu Ya'li, Al-Musali, Ahmad bin Ali, Imam, Al-Musnad (Cairo, Dar Al-Hadith 2013) Hadith No.: 4384.
37. Al-Manawi, Abdul Rauf bin Taj Al-Arifeen, Fayz Al-Qadeer (Egypt, Al-Muktaba Al-Tijariya) Al-Kubra 1356 AH) 1/541, Hadith number: 1109.
38. Ahmad, Al-Musnad, Hadith number: 14271.
39. Muslim, Al-Sahih Al-Jami', Hadith number: 1536.
40. Al-Isfahani, Qawam Al-Sunnah, Ismail bin Muhammad, Al-Targheeb Wal-Tarheeb (Cairo, Dar Al-Hadith 1993) Hadith number: 2461.
41. Al-Bukhari, Al-Sahih Al-Jami', Hadith number: 2322.
42. Ahmad, Al-Musnad, Hadith number: 12902.
43. Al-Bukhari, Al-Adab Al-Mufrad (Cairo, Al-Muttaba Salafiyyah 1379 AH) Hadith number: 480.
44. Abu Dawood, Al-Sunan, Hadith number: 2622.
45. Al-Tabarani, Al-Mu'jam Al-Awsat (Cairo, Dar al-Haramain 1995) Hadith number: 5615.
46. Al-Tabarani, Al-Mu'jam al-Kabir, Hadith number: 86.
47. Mu'mar bin Rashid, Al-Jami' (Al-Hind, Al-Majlis al-Ilmi 1983) Hadith number: 19757.
48. Al-Bayhaqi, Al-Sunan, Hadith number: 18155.
49. Malik bin Anas, Al-Imam, Al-Muwatta, (Abu Dhabi, Zayed bin Sultan Foundation 2004) Hadith number: 1627.
50. Al-Tabarani, Al-Mu'jam al-Awsat, Hadith number: 2392.
51. Ibn Majah, Al-Qazwini, Muhammad bin Yazid, Al-Sunan (Damascus, Dar al-Risalat al-Alamiyah 2009) Hadith number: 328.
52. Al-Sarakhsi, Al-Mabsut, 23/2.
53. Al-Bayhaqi, Abu Bakr, Ahmad bin Al-Hussein, Al-Sunan Al-Kubra (Beirut, Dar al-Kutb al-Ilmiyah 2003) Hadith number: 18159.
54. Al-Baghawi, Abu Muhammad al-Hussein ibn Masoud, Sharh al-Sunnah (Damascus, Al-Muktab al-Islami 1983) 6/151.
55. Ahmad, Al-Musnad, Hadith number: 27506.
56. Ibn Asakir, Abu al-Qasim, Ali ibn al-Hasan, Tarikh al-Damascus (Beirut, Dar al-Fikr 1995) 46/182.
57. Al-Baladhuri, Ahmad ibn Yahya, Futuh al-Bulandan (Beirut, Maktaba al-Hilal 1988) p. 342.
58. Al-Suyuti, Jami' al-Ahadith, Hadith: 30208.
59. Ibn Zanjuiyah, Abu Ahmad, Hamid ibn Mukhlid, Al-Amwal (Saudi Arabia, Markaz al-Mulk Faisal for Islamic Research and Studies 1986) number: 1069.
60. Al-Bukhari, Al-Adab Al-Mufrad, Hadith No.: 448.
61. Ibn Majah, Hadith No.: 3807.
62. Al-Hubaishi, Al-Baraka Fi Fadl Al-Sa'i Wal-Haraka, p. 13.
63. Al-Bukhari, Al-Sahih Al-Jami', Hadith No.: 3151.
64. Ibn Sa'd, Muhammad, Al-Tabaqat Al-Kubra (Cairo, Maktaba Al-Khanji 2001) 3/203, No.: 69.
65. Al-Thaalib, Abu'l-Mansur, Abdul Malik bin Muhammad, Al-Latif Wal-Zuraif (Beirut, Dar Al-Manahil, S.N.) p. 75.
66. Yahya bin Adam, Al-Kharaj, p. 59, No.: 196.
67. Al-Zamakhshari, Mahmoud bin Omar, Al-Kashaf (Beirut, Dar Al-Kitab Al-Arabi 1987) 2/407.
68. Al-Bukhari, Al-Sahih Al-Jami', 3/107.